ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

معروف پاکستانی مسلم فیمنسٹ خواتین کے تعارف واحوال کا تخصیصی مطالعہ

A special study of the profiles of well-known Pakistani Muslim feminist women

☆**ضحی فاطمہ:** پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہو، لاہور

☆☆**ڈاکٹر ملک کامران:** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف لاہور(UOL)، لاہور، پاکستان

Abstract

Before writing on the topic of feminism or women's movement in Pakistan, it is important to understand the demands of feminism and the movement because there are many opinions in the definition of these techniques in the term. General interpretations of feminism are political in nature as it challenges material and ideological structures of power as thought. There are different interpretations based on different ways of seeing and understanding society. Liberal feminism, which is the most popular interpretation, believes in equal rights within the modern conception of the nation-state. Although there are different opinions in this school of thought, but its main objective is to ensure equal distribution of legal and political rights between women and men. Apart from this, popular schools of thought include Marxist Feminism, Radical Feminism School which is unlike the Marxist and Liberal School which are public in their interpretation. This school is basically against patriarchy. Apart from this, there is a socialist school which is a combination of radical and Marxist thought and it basically believes in the need for revolutionary changes in the socio-economic system because according to it the injustice of the patriarchal system is the institutions established by the state. It is strengthened by It is possible in the West as the theoretical foundations of all these schools of thought exist, but in the context of the subcontinent, the interpretations here have their own history and culture..

The article under review deals with the plight of well-known feminist women of Pakistan who have been active for women's rights

Keywords: Liberal Feminism, Equal rights, Patriarchy, Marxist Feminism, Socio-economic system

تعارف

یہ تحریر پاکستان میں تحریک نسواں کے اس مدار کا جائزہ ہے جو تقسیم ہند سے قبل قومی اور مذہبی شناخت سے اٹھنے والی تحریک سے شروع ہوتا ہے اور اگرچہ یہ اپنی بنیاد میں عورتوں کے حقوق کی تحریک نہیں تھی لیکن مذہبی اور قومی بنیاد پہ اٹھنے والی اس تحریک میں عورتوں کی شمولیت سے انھیں اپنی انفرادی اور جنسی شناخت کی بنیاد پر سماجی حقوق حاصل کرنے کا جذبہ بیدار ہوا ہے۔ پاکستان میں فیمینزم یا تحریکِ نسواں کے موضوع پر لکھنے سے پہلے ضروری ہے کہ فیمینزم اور تحریک کے مطالب سمجھ لیے جائیں کیونکہ اصطلاح میں ان تراکیب کی وضاحت میں بہت سی آرا موجود ہیں۔ فیمینزم کی عمومی تشریحات سیاسی نوعیت کی ہیں کیونکہ یہ بطور فکر طاقت کی مادی اور اور نظریاتی ساخت کو چیلنج کرتا ہے۔ سماج کو دیکھنے پرکھنے اور سمجھنے کی مختلف توجیحات کی بنا پر اس میں مختلف تشریحات موجود ہیں۔ لبرل فیمینزم جو کہ سب سے مشہور تشریح ہے قومی ریاست کے جدید تصور میں مساوی حقوق پہ یقین رکھتی ہے۔ ہرچند کہ اس مکتب فکر میں بھی مختلف آرا موجود ہیں لیکن اس کا بنیادی مقصد خواتین اور مردوں کے درمیان قانونی اور سیاسی حقوق کی یکساں تقسیم کو یقینی بنانا ہے۔ اس کے علاوہ مشہور مکاتب فکر میں مارکسسٹ فیمینزم (جو کہ فریڈرک اینگلز سے ماخوذ ہے)، ریڈیکل فیمینزم سکول جو کہ مارکسسٹ اور لبرل سکول کے برعکس جو اپنی تشریح میں عوامی ہیں، یہ سکول اپنی فکر میں ذاتی یا نجی نوعیت کی فیمینسٹ اپروچ کا داعی کا ہے۔ یہ سکول بنیادی طور پر پدر سری نظام کے مخالف ہے۔ اس کے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

علاوہ ایک سوشلسٹ سکول ہے جو کہ ریڈیکل اور مارکسسٹ فکر کا مجموعہ ہے اور یہ اپنی اصل میں سماجی و معاشی نظام میں انقلابی تبدیلیوں کی ضرورت پہ یقین رکھتا ہے کیونکہ اس کے نزدیک پدر سری نظام کی ناانصافی ریاست کی جانب سے قائم کیے گئے اداروں کے ذریعے مضبوط ہوتی ہے۔ مغرب میں ممکن ہے چونکہ ان تمام مکاتب فکر کی نظریاتی بنیادیں موجود ہوں لیکن برصغیر کے تناظر میں یہاں کی تشریحات کی ایک اپنی تاریخ اور ثقافت ہے۔

پاکستان میں فیمینزم کے مختلف مکاتب فکر موجود ہیں جہاں سے وابستگی کی وجوہات شعوری بھی ہیں اور غیر شعوری بھی، یہاں پر کوئی کسی ایک مکتب فکر سے نظریاتی وابستگی کا حامل ہو مشکل ہے۔ یہاں فیمینزم کی فکر سے وابستہ افراد حالات اور ضرورت کے تحت مختلف افکار سے متاثر ہوئے ہیں۔

زیر نظر تحریر پاکستان کی معروف فیمنسٹ خواتین کے حالات سے متعلق ہے جو خواتین کے حقوق کے لیے سرگرم رہیں

عاصمہ جہانگیر

پیدائش

آپ 27 جنوری 1952 کو لاہور میں پیدا ہوئیں۔

ابتدائی زندگی

آپ کاکازئی پشتون خاندان میں پیدا ہوئی۔ کے والد ملک غلام جو ایک سرکاری ملازم تھے۔ آپ کے والد ریٹائرمنٹ کے بعد سیاست میں آگئے۔ فوج کی مخالفت کرنے پر ملک غلام جیلانی کو کئی سال جیل اور گھر میں قید رکھا گیا۔ والدہ کا نام صبیحہ جیلانی تھا۔

تعلیم اور شادی

آپ نے کنیئرڈ کالج لاہور سے بی اے کیا۔ بیچلر آف لاء کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی۔ آپ نے یونیورسٹی آف سینٹ گیلن سوئٹزرلینڈ، کوئنز یونیورسٹی اور سائمن فریزر یونیورسٹی کینیڈا سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

عاصمہ جہانگیر کی طاہر جہانگیر سے شادی ہوئی۔ اللہ نے آپ کو ایک بیٹا اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ منیزے جہانگیر جو ایک صحافی ہیں اور سلیمہ جہانگیر ایک وکیل ہیں۔

سماجی کام

عاصمہ جہانگیر نے اپنی زیادہ تر زندگی انسانی حقوق، مذہبی اقلیتیوں اور بچوں کے حقوق کے دفاع کے لیے گزاری۔ آپ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان بانی تھیں۔ آپ نے اس تنظیم کی سیکرٹری جنرل اور چیئرمین پرسن بھی رہ چکی ہیں۔

آپ نے اپنی بہن حنا جیلانی کے ساتھ مل کر پاکستان میں خواتین کے لیے پہلی قانونی فرم بنائی جس کا نام WAF رکھا۔

جنرل ضیاءالحق کی مخالفت

جنرل ضیاءالحق نے مذہبی قوانین کو نافذ کیا تو عاصمہ جہانگیر نے جنرل ضیاءالحق کے فیصلے کی مخالفت کرتے ہوئے اسلام آباد میں ایک احتجاجی مارچ نکالا اور اس احتجاجی مارچ میں عاصمہ کو "چھوٹی ہیروئن" کا لقب دیا گیا۔

AGHS کا قیام

عاصمہ جہانگیر اور حنا جیلانی نے 1986 میں AGHS ایڈ کی بنیاد رکھی۔ AGHS لیگل ایڈ سیل خواتین کے لیے ایک پناہ گاہ قائم کی گئی جس کا نام دستک رکھا گیا۔ دستک کی دیکھ بھال منیب احمد کرتے ہیں جو سیکرٹری ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

جبری شادی کی مخالفت

سنہ1996 میں ہائی کورٹ لاہور نے فیصلہ دیا کہ عورت اپنے سرپرست مرد کی رضامندی کے بغیر شادی نہیں کر سکتی۔ اس فیصلے کی عاصمہ جہانگیر نے سخت مخالفت کی۔ عاصمہ نے کہا کہ عورت کو اُس کی رضامندی کے بغیر شادی کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

اقوام متحدہ کی نمائندہ

1998 سے 2004 تک ماورائے عدالت کی پھانسیوں،2004 سے 2010 تک عقیدے اور مذہب کی آزادی کے لیے اقوام متحدہ کی نمائندہ کے طور پر کام کیا۔

عاصمہ جہانگیر کی نظر بندی

5 نومبر 2007 کو دی اکانومسٹ نے ایک رپوٹ شائع کی جس میں بتایا گیا کہ 500 سے زیادہ وکلاء، سیاست دان اور انسانی حقوق کے کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جس میں عاصمہ جہانگیر بھی شامل ہے۔ عاصمہ کو 90 دن گھر کے اندر نظر بند رکھا گیا۔

عاصمہ جہانگیر کی کتب

1. پاکستان میں عائلی قوانین کے مینوئل پر جامع اور مکمل تبصرہ 2004 میں اس کتاب کو شائع کیا گیا۔
2. حدود آرڈیننس 2003
3. تحفظ سے لے کر استحصال تک (پاکستان میں توہین رسالت کے خلاف قوانین) اس کتاب کو 2007 میں شائع کیا گیا۔
4. اور چلڈرن آف اے لیزر گاڈ: چائلڈ پریزنرز آف پاکستان اس کتاب 1993 میں شائع کیا گیا۔

عاصمہ جہانگیر نے ایک آرٹیکل بھی لکھا جس کا نام ہم کہاں ہیں ہے۔

ایوارڈ

1. 1995 میں عاصمہ جہانگیر کو مارٹن اینالس ملا۔
2. 2001 میں UNIFEM نے میلنیم پیس ایوارڈ سے نوازا۔
3. 2002 میں Lisl اور Leo Eitinger ایوارڈ سے نوازا۔
4. 23 مارچ 2010 کو انسانی حقوق میں خدمات کے لیے ہلال امتیاز سے نوازا گیا۔
5. 2012 میں عاصمہ جہانگیر کو یورپ کی کونسل کا نارتھ ساؤتھ پرائز ملا۔
6. عاصمہ جہانگیر کو ان کی وفات کے بعد سول نشان امتیاز سے نوازا گیا۔

وفات

عاصمہ جہانگیر نے 11 فروری 2018 کو لاہور میں وفات پائی۔

تہمینہ درانی

پیدائش

آپ 18 فروری 1953 کو کراچی پاکستان میں پیدا ہوئیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

حالاتِ زندگی (آباؤاجداد)

تہمینہ درانی کا تعلق پشتون گھرانے سے ہے۔ آپ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے سابق گورنر اور پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے مینجنگ ڈائریکٹر شاہ کور اللہ درانی کی بیٹی ہیں۔ آپ کے دادا انجینئر محمد زمان درانی تھے۔ آپ کی والدہ تہمینہ درانی نواب سر لیاقت حیات خان کی بیٹی تھی۔ جو پٹیالہ کی سابقہ ریاست کے وزیر اعظم تھے۔ سر لیاقت حیات خان کے بھائی سر سکندر حیات خان 1947 سے پہلے پنجاب کے وزیر اعظم تھے۔ (1)

شادی اور طلاق

17 سال کی عمر میں آپ نے انیس خان سے شادی کی اور اللہ نے آپ کو ایک بیٹی سے نوازا۔ آپ 1976 میں انیس خان سے طلاق لے لی۔ تہمینہ درانی نے دوسری شادی پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ اور گورنر غلام مصطفی کھر سے کر لی۔ دوسری شادی سے تہمینہ درانی کے 4 بچے ہوئے۔ اور آخر کار آپ کو مصطفی کھر سے 14 سال کے بعد طلاق ہو گئی۔ تہمینہ درانی کی 3 شادی 2003 میں پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف سے دُبئی میں ہوئی۔

تہمینہ درانی فاؤنڈیشن

آپ نے عبد الستار ایدھی کے ساتھ مل کر بھی پاکستان کے لیے کام کیا۔ آپ نے 2015 میں اپنی فاؤنڈیشن کو قائم کیا اور عبد الستار ایدھی کے کام کو لے کر آگے چلی آپ نے اپنی فاؤنڈیشن کی سرگرمیوں کا باضابطہ طور پر آغاز جنوری 2017 میں کیا۔ (2)

تہمینہ درانی فاؤنڈیشن کے بنیادی نظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

1. پاکستان کو ایک سماجی فلاحی ریاست کے طور پر قائم کرنا۔
2. انسانی دوستی اور رواداری کے ناطے سے ایدھی کے نظریہ کا کم مراعات یافتہ لوگوں کو درس دینا۔
3. معاشی آزادی کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانا۔ (3)

کتابیں

1. My Feudal Lord (1991)
2. A Mirror to the Blind (1996)
3. Blasphemy (1998)
4. Happy Things in sorrow Times (2013)

ریما عمر

پیدائش

ریما عمر 3 جون 1986 کو پاکستان میں پیدا ہوئیں۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم

آپ نے گرائمر سکول لاہور سے تعلیم کا آغاز کیا۔ اولیول 2002 میں مکمل کیا۔ اور 2004 میں اے لیول میں عالمی سطح پر کامیابی کو اپنے نام

(1) Tehmina Durrani; If he cam treat his own Women this way, how will he treat the nation? India Today
(2) Tehmina Durrani Foundation . extension of Edhi model, Dawn News paper, 11 January. 2017
(3) Mission and Vision, www. Tehminadurranifowndation.org

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

کیا۔یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز لاہور سے بی اے اور ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کو لائق طالب علم کی بنیاد پر سونے کا تمغہ دیا گیا۔[1]

آپ نے 2010 میں برطانیہ کی کیمرج یونیورسٹی سے ایل ایل ایم کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے ڈاکٹر علی جان سے شادی کی آپ کی بیٹی کا نام روہی ہے۔[2]

کیریئر

2011 سے آپ جنوبی ایشیا کے لیے کنسلٹنٹ اور انٹرنیشنل کمیشن آف جیورسٹ پاکستان کے لیے بین الاقوامی قانونی مشیر کے طور پر خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ آپ ہیومن رائٹس آف پاکستان کی رکن ہیں۔ آپ نے انسانی حقوق کے کارکنوں کو قومی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے تحفظ کے طریقہ کار پر تربیت فراہم کرتی رہی ہیں۔[3]

رپوٹ کارڈ

ریما عمر جیو نیوز کے کرنٹ افیئر کے ٹاک شو میں مصروف تجزیہ کاروں کے ساتھ نظر آتی ہے جن میں سہیل وڑائچ، مظہر عباس، حسن نثار، شہزاد اقبال، منیب فاروق، اطہر کاظمی اور ارشاد حمید شامل ہیں۔[4]

عورت کارڈ

ریما عمر ساتھ اور بھی خواتین صحافی شامل ہیں جیسے بے نظیر شاہ مہمل سرفراز اور نناشا ان سب نے مل کر عورت کارڈ کے نام سے ایک یوٹیوب شو بنایا۔[5] تاکہ خواتین کو اپنے تحفظات کا اظہار کرنے اور اپنے نقطہ نظر کو شیئر کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا جاسکے آپ مختلف موضوعات اور مسائل پر گفتگو کرتی ہیں۔ مثلاً سیاست، قانون، کھیل، تفریح اور حالات حاضرہ کا تجزیہ وغیرہ[6]

ڈرانا اور ہراساں کرنا

2019 میں ٹویٹر نے ریما عمر کو ایک نوٹس بھیجا کہ فوجی عدالتوں کے طریقہ کار پر سوال اٹھانے والی ان کی ٹویٹس پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی ہے۔[7]

تاہم فواد چوہدری نے ریما کے خلاف سرکاری خط و کتابت جمع کرانے میں حکومت کے ملوث ہونے کی تردید کی تھی۔[8]

2020 میں ریما عمر دیگر خواتین صحافیوں کے ساتھ مل کر قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق کے سامنے پیش ہوئی۔ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری اور ارکین سے درخواست کی کہ وہ ان جنسی ہراساں واقعات کا ازالہ کریں۔ اس کے علاوہ وفاقی وزیر برائے انسانی حقوق شیریں رحمان نے بھی صحافی خواتین کو ہراساں کرنے کی مذمت کی اور وعدہ کیا کہ آئن لائن ہراساں کرنے میں ملوث افراد کے خلاف سخت کاروائی کی جائے گی۔[9]

---

(1) 620 graduates get degrees at LUMS convocation, www.thenews.com.pk 12 October 2022

(2) International commission of Jurists, 14 November 2022(

(3) International commission of Jurists, 14 November 2022(

(4) Report card shows, www. Geo.tv.com

(5) what is an Aurat cord and how do we get one, Dawn News paper(

(6) Aurat card shows, www.unewstv.com (

(7) Explainer: legal notices to users: Twitter says it prefers to protect free speech, Ramsha Jahangir, Dawn.com, 25 January 2019

(8) Govt not behind complaint to Twitter regarding lawyer Reeme omer's tweet: info minister, Dawn.com,23 January 2019

(9) Women Journalists should give prof of alleged harassment, says Mazari, vowing action, Haseem uz zaman, 19 August 2020, www.thenews .com.pk

اشاعتیں

ریما عمر نے انسانی حقوق کے نفاذ کے لیے متعدد پیپرز لکھے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1. احتساب کے بغیر اتھارٹی: پاکستان میں انصاف کی تلاش۔
2. پاکستان میں مذہب یا عقیدے کی آزادی اور حق کی خلاف ورزیوں پر بریفینگ۔
3. ٹرانسجنڈر افراد (حقوق کے تحفظ) ایکٹ، 2018 پر بریفینگ پیپر
4. مقدمے کی سماعت: پاکستان میں توہین رسالت کے قوانین کا نفاذ

مضامین

1. جی ایس پی پلس اور میڈیا کی آزادی
2. حقوق کے لیے مایوس کن نقطہ نظر
3. مشرف غداری کیس: غیر حاضری اور مناسب کاروائی۔
4. کیا مبینہ دہشت گردوں اور جاسوس کو VCCR کے تحت قونصلر۔
5. رسائی کا حق حاصل ہے؟
6. انسانی حقوق کا اہم جائزہ۔
7. عدالتی بد انتظامی کی تعریف۔
8. عصمت دری کے بارے میں خرافات۔
9. عدالتی بد انتظامی کی تعریف
10. جنید حفیظ کے معاملے میں قانون کے مطابق ناانصافی
11. نفرت انگیز تقدیر کی تعریف
12. آسیہ بی بی کا مقدمہ: انصاف کے لیے حتمی درخواست
13. غیر منصفانہ آزمائشیں
14. لاپتہ افراد پر پاکستان کے کمیشن کا جائزہ ججوں کا فیصلہ کرنا۔
15. انصاف کا از سر نو تصور کرنا۔

ایوارڈز

ریما عمر کو 2010 میں کامن ویلتھ پیگاسس اسکالر شپ سے نوازا گیا۔ جہاں پر آپ نے انسانی حقوق کے معاملات پر لندن میں بیر سٹروں کے چیمبر میں کام کیا۔[1]

[1] Asia & the pacific pragramme, international commission of Jurists

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

روبینہ فیروز بھٹی

پیدائش

آپ 1اپریل1969 کو سرگودھا پاکستان میں پیدا ہوئیں۔

تعلیم

آپ نے میٹرک اور انٹر میڈیٹ سرگودھا سے کیا۔بیلچز آف سائنس کی ڈگری 1990 میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی۔ ماسٹر کیمسٹری کی ڈگری 1993 میں بہاؤالدین زکریایونیورسٹی سے حاصل کی۔(1)

آپ نے ترقیاتی مطالعات میں ماسٹر کی ڈگری آئرلینڈ کی مانتھ یونیورسٹی سے 2008 میں حاصل کی۔ آپ نے پی ایچ ڈی لیڈرِشپ اسٹڈیز میں کیا اور پی ایچ ڈی کی ڈگری یونیورسٹی آف سان ڈیاگو کیلیفورنیا امریکہ سے حاصل کی۔(2)

پیشہ اور سماجی سرگرمیاں

روبینہ نے اپنی ملازمت کا آغاز سرگودھا کے گورنمنٹ کالج آف خواتین سے کیا۔ آپ نے فروری 1996 سے دسمبر 2004 تک پڑھایا۔ 1998 میں روبینہ اور ان کی طلبہ ایک گروہ بنایا جس کا نام ٹانگ وسیب رکھا۔(3)

روبینہ فیروز بھٹی نے خواتین کے ساتھ مل کر خواتین و مردوں کی حوصلہ افزائی کے لیے تقریریں کرنا شروع کر دیں۔ اس کے علاوہ آپ نے صنفی پر مبنی امور پر لیکچرز دیے۔

آپ کے زیادہ تر لیکچرز صنفی مساوات، انسانوں کا احترام فرقہ وارانہ ہم آہنگی پر ہوتے ہیں۔(4)

آپ جنرل سیکرٹری اور ایگزیکٹو ڈائریکٹری کے عہدے پر فائز رہیں۔ آپ نے مارچ2020 میں اینٹوں پر کام کرنے والے اور قالین ویور کے بچوں کے لیے سکول بنائے اس کے علاوہ آپ نے انسانی حقوق کی تعلیم کو نجی اور سرکاری سکولوں میں عام کیا اور ان سکولوں کی تعداد 200 سے زیادہ ہے۔

TWO تنظیم

روبینہ فیروز بھٹی ٹو تنظیم کی جنرل سیکرٹری ہیں۔

TWO تنظیم کا مقصد

اس تنظیم کے بنانے کا مقصد یہ ہے کہ غیرت کے نام پر قتل، تیزاب گردی اور تشدد کی دیگر اقسام کا نشانہ بننے والی خواتین کے حقوق کی حفاظت کرے)اس کے علاوہ روبینہ فیروز بھٹی پاکستان کے نامور ٹی وی چینلز(ATV،Ary،PTV دنیاٹی وی، جیوٹی وی) پر نظر آئیں۔ آپ نے پبلک ریڈیو FM93 اور FM96 پر انٹرایکٹو مباحثوں میں بھی حصہ لیا۔

TWO تنظیم کی سرگرمیاں

روبینہ فیروز بھٹی نے ٹو تنظیم کے ساتھ مل کر ان ووٹرز کو ختم کرنے کی کوشش کی جو غیر مسلموں کو ووٹ ڈالنے سے روکتے تھے تنظیم نے

---

(1) Rubina Feroze Bhatti, www. 24peaces.org

(2) SOLES Recent News. Department of Leadership studies PHD candidate Rubina Feroze Bhatti Receives N.Peace Award, 3.November 2015, www. Sandiego,edu

(3) Day 9: spot ighting Rubina Feroze Bhatti, Pakistan, Nobel Women's initative, 3.12.2012

(4) welcome to Taangh wasabi organization, www.taangh.org.pk

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

سنہ 2000اور 2001 میں کرسچن آرگنائزیشنز فار سوشل ایکشن ان پاکستان (COSAP) کے پلیٹ فارم سے ایک بڑے پیمانے پر مہم چلائی۔ جس میں مذہبی اقلیتوں کو بلدیاتی انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کی ترغیب دی گئی۔ یہ مہم بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

ویمنز سپورٹ پروگرام

روبینہ فیروز بھٹی ویمنز سپورٹ پروگرام کی ہدایت کاری کی، جو غریب خواتین کو مائیکرو کریڈٹ لون فراہم کرتا ہے اور ڈیولپمنٹ سنٹر بھی چلاتا ہے۔[(1)]

اشاعتیں

روبینہ فیروز بھٹی کی الشاعتیں درج ذیل ہیں۔

1. قیادت کیا ہے۔
2. امن کا وژن
3. پیداواری رضاکارانہ
4. خواتین کے حقوق
5. انسانی حقوق کی تعلیم

مضامین

1. پاکستان میں بچوں کے حقوق: پالیسی اور عمل کی اصلاح۔
2. بچوں کا جنسی استحصال: ہمارے بچوں کو بچانے کے لیے حفاظتی طریقہ کار بنائیں۔
3. غربت اور وبائی امراض کا مہلک گٹھ جوڑ بچوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں کو بڑھا سکتا ہے۔
4. غربت، تعلیم اور چائلڈ لیبر

ایوارڈز

1. روبینہ فیروز کو 2011 میں وومن آف کریج ایوارڈ دیا گیا۔
2. سنہ 2015 میں آپ کو این پیسی ایوارڈ دیا۔
3. پنجاب حکومت نے آپ کو ہیومن رائٹس ایوارڈ دیا۔
4. سنہ 2005 میں آپ کو نوبل امن انعام سے نوازا گیا۔
5. واشنگٹن ڈی سی میں آپ کو ایم ایم ایف اسکالرشپ ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ملالہ یوسفزی

پیدائش

ملالہ یوسفزی 12 جولائی 1997 کو پاکستان کے شمالی مغربی صوبہ خیبر پختونخواہ کے ضلع سوات میں ایک نچلے متوسط گھرانے میں پیدا ہوئی۔

(1) Teachings of Sufism to promote interfaith harmony, Zahid shahad Ahmed, 21.March.2011 Peace insight

[1]

بچپن

ملالہ مینگورہ میں اپنے دو چھوٹے بھائیوں اٹل اور خوشحال کے ساتھ رہتی تھی ان کے والد کا نام ضیاء الدین تھا۔ ملالہ کے والد پشتو شاعر اور سکول کے مالک تھے۔ ملالہ نے زیادہ تر تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ ملالہ کو انگلش، اردو اور پشتو پر عبور حاصل ہے۔[2]

قاتلانہ حملہ

9 اکتوبر 2012 میں ملالہ پر قاتلانہ حملہ ہوا ایک آدمی نے ملالہ یوسف زئی کے سر پر گولی ماری جب وہ سکول سے گھر جا رہی تھی۔ سرجری کے لیے پشاور سے برمنگھم لے جایا گیا خوش قسمتی سے ملالہ کی جان بچ گئی۔ اس واقعہ کے بعد بہت سے مظاہرے شروع ہو گئے۔ اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی برائے عالمی تعلیم گورڈن براؤن نے ایک پٹیشن متعارف کروائی جس میں دنیا بھر کے تمام بچوں کو 2015 تک دوبارہ سکول جانے کا مطالبہ کیا گیا۔

دسمبر 2012 میں پاکستان کے صدر آصف علی زرداری نے ملالہ کے اعزاز میں 10 ملین ڈالر کا تعلیمی فنڈ شروع کرنے کا اعلان کیا۔

ملالہ کی سالگرہ

گولی لگنے کے بعد پہلی بار ملالہ نے 12 جولائی 2013 کو اپنی 16 ویں سالگرہ کے موقع پر 500 سامعین کے سامنے خطاب کیا۔[3]

ملالہ فنڈ

یہ ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے جو لڑکیوں کی تعلیم کی وکالت کرتی ہے۔ ملالہ یوسف زئی نے اس تنظیم کو قائم کیا۔

ہدف

12 سال تک ہر لڑکی کو تعلیم مفت دی جائے۔

امداد کی فراہمی

(1)۔ 2013 میں انجلینا جولی نے 200،000 ڈالر کی امداد ذاتی طور پر دی اس امداد کو سوات کی لڑکیوں کی تعلیم کے لیے استعمال کیا گیا۔

(2)۔ 2014 میں پاکستان میں سیلاب زدگان کے بچوں کی تعلیم کے لیے بھی امداد دی گئی۔

2014 ملالہ فنڈ نے کینیا کے دیہات میں لڑکیوں کے لیے سیکنڈری سکول کو تعمیر کرنے کے لیے مدد کی۔

(3)۔ 2015 میں سیر الیون نے ایبولا وباکی وجہ سے سکولوں کو بند کر دیا تو ملالہ فنڈ نے 1200 ریڈیو خرید کر پسماندہ لڑکیوں کو دیے تاکہ وہ اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔

جولائی 2015 میں ملالہ فنڈ نے لبنان کی وادی بیکا میں سیکنڈری سکول تعمیر کرنے کے لیے مالی مدد کی۔

(4)۔ دسمبر 2016 میں "بل اینڈ میلنڈا گیٹس فاؤنڈیشن" نے ترقی پذیر ممالک میں تعلیم کی حالت کو بہتر کرنے کے لیے ملالہ فنڈ کو 4 ملین دینے کا وعدہ کیا۔

(5)۔ 2017 میں ملالہ فنڈ نے افغانستان میں تعلیم کو فروغ دینے کے لیے اساتذہ کی بھرتی کی۔

---

(1) Malala Yousafzai: education activist, Rowell, Rebecca, Internet Archive.

(2) Malala for free schools: why does the media hide the fact that she's for educational choice.as are so many developiny nations? , James Tooley 9.November 2013, The spectator.

(3) Malala Yousafzai Pakistani activist, Naomi Blumberg, www.britannica.com

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

(6)۔2018میں ”ایپل انکارپوریشن“ نے ملالہ فنڈ کے ساتھ مل کر 100،000 سے زائد لڑکیوں کو تعلیم فراہم کرنے کے لیے کام کا آغاز کیا۔

(7)۔2022 ملالہ اپنے والدین کی ساتھ کراچی آئیں اور سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور اپنے ملالہ فنڈ سے سیلاب زدگان کی مدد کی۔

ممالک

ملالہ فنڈ کے ترجیحی ممالک میں افغانستان، برازیل، ایتھوپیا، ہندوستان، لبنان، نائیجیریا، پاکستان اور ترکی شامل ہیں۔

ملالہ فنڈ کی مقبولیت

اس تنظیم کا 2015 میں ”ہی نیمڈ می ملالہ“ اور ”میں ملالہ ہوں“ میں بتایا اور دکھایا گیا۔[1]

اعزازات

1. ملالہ یوسف زئی کو 2011 میں ”بچوں کا بین الاقوامی امن انعام“ کے لیے نامزد کیا گیا۔
2. پاکستان نے 2011 میں ”قومی نوجوانان امن انعام“ دیا۔
3. پاکستانی حکومت نے ملالہ یوسف زئی کو اکتوبر 2012 میں ستارہ جرات سے نوازا۔
4. ریاست ہائے متحدہ نے نومبر 2012 ملالہ کو دنیا کی 100 مشہور مفکرین کی فہرست میں شامل کیا۔
5. بھارت نے نومبر 2012 کو آپ مدر ٹریسا برائے سماجی انصاف کے اعزاز سے نوازا۔
6. دسمبر 2012 ٹائم میگزین پرسن آف دی ایر 2012 کے لیے شارٹ لسٹ کیا۔
7. دسمبر 2012 میں ملالہ کو امن اور انسانی ہمدری کے لیے ”روم“ انعام دیا گیا۔
8. 2014 میں سویڈن نے ملالہ کو ”نوبل امن انعام“ سے نوازا۔
9. جنوری 2013 سیمون ڈی بیوویر انعام دیا۔
10. مارچ 2013 یو کے نیشنل یونین آف ٹیچرز کا فریڈ اور این جاروس انعام ملا۔
11. جون 2013 اوپیک فنڈ برائے بین الاقوامی ترقی کا انعام ملا۔

عشرت آفرین

پیدائش

عشرت آفرین 25 دسمبر 1956 کو پیدا ہوئیں۔

تعلیم اور کیرئیر

عشرت آفرین نے چودہ سال کی ہی عمر سے لکھنا شروع کر دیا۔ آپ نے اپنی انڈر گریجویٹ کی تعلیم علامہ اقبال گورنمنٹ کالج کراچی سے حاصل کی اور بعد میں کراچی یونیورسٹی، پاکستان سے اردو ادب میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ آپ آغاخان سکول اور بورڈنگ ہاؤس میں بھی پڑھاتی تھیں۔

آپ ماہانہ میگزین آواز کی اسٹنٹ ایڈیٹر بن گئیں۔ عشرت آفرین نے 1970 سے لے کر 1984 تک ریڈیو پاکستان پر کئی ریڈیو شوز کرتی

(1) www.malala.org

رہیں جو قومی اور عالمی سطح پر نشر ہوئے۔ آپ نے مرزا جمیل کے ساتھ مل کر عالمگیر نوری نستعلیق اردو رسم الخط پر کام کیا۔

آپ کی شاعری کا انگریزی، جاپانی، سنسکرت اور ہندی سمیت کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ آپ کی شاعری زیادہ تر حقوق نسواں کے حوالے سے ہے۔[1]

اشاعتیں

1. عشرت آفرین کی اشاعتیں درج ذیل ہیں۔
2. کنج پہلے پھولوں کا۔
3. دھوپ اپنے حصے کی
4. کیسا خزانہ یہ تو زادِ سفر نہیں رکھتی۔
5. شہر پر رات کا شباب اترے۔
6. دیواروں پر سائے سے لہراتے تھے۔
7. دل ہے یا میلے میں کھویا ہوا بچہ کوئی۔
8. تم سے بھی بات چیت ہو دل سے بھی گفتگو رہے۔
9. اپنی آگ کو زندہ رکھنا کتنا مشکل ہے۔
10. یہ جنگ وہ ہے کہ اب خود بھی ہار ن چالیوں
11. کب تک پھرنا غاروں اور گپھاؤں میں۔[2]

اعزازات

1986 نئی دہلی ہندوستان میں عشرت آفرین کو ایوارڈ سے نوازا گیا اور یہ اعزاز ان کو ترقی پسند مصنفین انجمن کی 50ویں سالگرہ پر دیا گیا۔

اردو مرکز انٹرنیشنل کی طرف سے 9 دسمبر 2006 میں عشرت آفرین کو لاس اینجلس میں احمد ادایا ایوارڈ دیا گیا۔

روبینہ سہگل

روبینہ سہگل پاکستانی ماہر نسواں، ماہر تعلیم اور حقوق نسواں کی کارکن تھیں۔ آپ نے صنف، تعلیم، قوم پرستی، دہشت گردی، حقوق نسواں، مذہبی بنیاد پرستی اور انسانی حقوق کے موضوعات پر لکھا آپ نے انگریزی اور اردو دونوں زبانیں میں کتابیں لکھی۔

تعلیم

روبینہ سہنگل نے روچسٹر یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اور کولمبیا یونیورسٹی سے ڈیولپمنٹ سائیکالوجی میں ایم اے کیا۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم کنیئرڈ کالج فار ویمن یونیورسٹی سے حاصل کی۔[3]

حقوق نسواں کی جدوجہد

---

(1) Hindi Urdu Flagship Program About faculty & staff 25. July 2010
(2) عشرت آفرین www.rekhta.org
(3) Dr Rubina saigol 9.January. 2018, Insan Fowndation Trust Database

ڈاکٹر روبینہ سہگل وومن ایکشن فورم کے اہم ارکان میں سے ایک تھیں۔ آپ خواتین کے حقوق پر توجہ مرکوز کرنے والی پاکستان میں قائم غیر منافع بخش تنظیم سمروغ کے مشاورتی بورڈ میں بھی شامل تھیں۔(1)

اشاعتیں

عورت اور مزاحمت

1. The Making of the Pakistan citizen.
2. Engendering the Nation
3. Women's Empowerment in Pakistan A scoping study.
4. The Pakistan Project.
5. Enowledge and Identity: Articulation of Gender in educational Discourse in Pakistan.
6. Contradictions and Ambiguities of Fominism in Pakistan : Exploring the 4th wave.
7. Feminism and the Women's Movement in Pakistan Actors, Debates and stra tegies.
8. Shariat Bill and its impact on women and Education.

حناجیلانی

پیدائش

آپ 1953 میں لاہور میں پیدا ہوئیں۔

حالات زندگی اور کیریئر

حناجیلانی سپریم کورٹ آف پاکستان کی وکیل اور انسانی حقوق کی کارکن ہیں۔ آپ نے 1979 میں قانون کی اس وقت پریکٹس کرنا شروع کی جب پاکستان مارشل لاء کی زد میں تھا۔

کیریئر

فروری 1980 میں اپنی بہن عاصمہ جہانگیر کے ساتھ مل کر خواتین کی امداد کے لیے لیگل ایڈ سیل کی مشترکہ بنیاد رکھی۔ شروع میں یہ سرگرمیاں خواتین کو قانونی امداد فراہم کرنے تک محدود تھیں۔ لیکن رفتہ رفتہ ان سرگرمیوں میں اضافہ ہوتا گیا۔ جس میں قانونی آگاہی، تعلیم، استحصال سے تحفظ، قانونی تحقیق مشاورت اور قانونی معاونت کی فراہمی شامل ہے۔ آپ ہیومن کمیشن آف پاکستان اور ویمنز ایکشن فورم کے بانیوں میں سے ایک ہیں اور 1986 میں پاکستان کے پہلے قانونی امدادی مرکز کی بھی بنیاد رکھی تھی۔(2)

قانونی امداد فراہم کرنے کے علاوہ حناجیلانی تشدد اور بدسلوکی سے بھاگنے والی خواتین کے لیے ایک پناہ گاہ 1991 میں قائم کی اور اس پناہ

(1) Bayan. Advisory Boad, simroyh women Resource& Publication center.

(2) Interview with Hina jilani, web. Archive. Org, 17.August,2008

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

گاہ کا نام دستک ہے۔[1]

آرٹیکل

1. Neither peace Nor justice, Hina Jilani, 2 Marc,2009, News line.
2. Shame on who,Hina jilani, 7.october.2005, News line.

ایوارڈ

حنا جیلانی کو سٹاک ہوم ہیومن رائٹس ایوارڈ دینے کا اعلان کیا۔(روزمانہ جدوجہد)

(1) Documentary: Against my will, web. Archive. Org, 27 April,2010